۳۰ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:90)

آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں تو کیا کریں؟

- اِنسانی چہرے سے ملتی جلتی مچھلی کھانا کیسا؟ 03
- مسجد میں مچھر مار اِسپرے کروانا کیسا؟ 05
- بغیر دوپٹے کے عورت کا نماز پڑھنا کیسا؟ 10
- علّامہ کا لقب کِسے دیا جاتا ہے؟ 20

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں تو کیا کریں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر جُمعہ کے دِن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے، اللہ پاک اُس کی 100 حاجتیں پُوری فرمائے گا۔ 70 آخرت کی اور 30 دنیا کی۔ اور اللہ پاک ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف (یعنی Gifts) پیش کئے جاتے ہیں۔ بلاشُبہ میرا عِلْم میرے وِصال (یعنی ظاہری وَفات) کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حَیات (یعنی زِندگی) میں ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں تو کیا کریں؟

سُوال: دل روئے لیکن آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں تو کیا کریں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرا دل روتا ہے، حالانکہ یہ بولنے کی ضَرورت نہیں ہوتی۔ اگر ضَرورت ہو تو بتادیا جائے، جیسے سب رو رہے ہوں اور آپ کی آنکھوں سے آنسو نہ نکل رہے ہوں جس کی وجہ سے شَرم آ رہی ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ ”یار! میرا دل بھی روتا ہے، لیکن کیا کروں کہ آنکھوں سے آنسو نہیں آتے۔“ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی پوچھ بیٹھے کہ ”دل کیسے روتا ہے؟ اُس کے آنسو کہاں ہوتے ہیں؟“ تو دل جب روتا ہے تو آنسو نہیں نکلتے، بس دل میں غَم کی کیفیت

---

1 ...... یہ رِسالہ ۳۰ رَبِیْعُ الاَوّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 27 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لیلۃ الجمعۃ ویومھا... إلخ، ۳/ ۱۱۱، حدیث: ۳۰۳۵۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہے۔ اِس طرح کا واقعہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کا بھی ہے کہ ”ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں سُوْرَۃُ تَکَاثُر پڑھوں گا، جو روئے گا اُس کے لئے جنّت ہے۔ جب تِلاوت ہوئی تو کچھ روئے اور کچھ نہ روئے، جو نہ رو سکے اُنہوں نے عَرض کی کہ ہم رو نہیں پائے، یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں دوبارہ تِلاوت کرتا ہوں، جو روئے گا اُس کے لئے جنّت ہے اور جس کو رونا نہ آئے وہ رونے جیسی صُورت بنالے۔“[1] ہمیں رونے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اگر کوئی بکوشِش بھی روتا ہے تو یہ بھی جائز ہے اور پھر بھی رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت ہی بنالے۔ بَعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی ٹنکی فُل رہتی ہے اور ان کے آنسو فوراً نکل آتے ہیں، جبکہ بعض لوگوں کی ٹنکی ادھوری ہوتی ہے یا کمزور ہو جاتی ہے، اِس لئے اُن کے آنسو جَلدی نہیں نکلتے، حالانکہ بَعض اَوقات ایسا شخص آنسوؤں والے کے مُقابَلے میں زِیادہ رو رہا ہوتا ہے۔ جس کے آنسو نہیں نکلتے وہ اُس کے مُقابَلے میں زیادہ Save (محفوظ) ہوتا ہے جس کے آنسو جَلدی نکل جاتے ہیں، کیونکہ جس کے آنسو ٹَپ ٹَپ گریں گے لوگ اُسے تحسین کی نِگاہ سے دیکھیں گے کہ ”دیکھو! خوفِ خُدا میں آنسو بہا رہا ہے“ یا اگر نعت شریف سُنتے ہوئے رو رہا ہے تو کہیں گے کہ ”بڑا عاشقِ رسول ہے۔“ جبکہ جس کے آنسو نہیں نکل رہے اُس کے لئے Risk factor (خطرے کا پہلو) کم ہے۔ ”اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یعنی اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔“[2] جو آنسو گرا رہا ہے اُس کے بارے میں ہمیں نَعُوۡذُ بِاللہ بدگمانی نہیں کرنی کہ وہ دکھانے کے لئے کر رہا ہے، کیونکہ ہمارے پاس یہ بات معلوم کرنے کا کوئی آلہ نہیں ہے۔ اگر ہم بدگمانی کریں گے تو گُناہ گار ہوں گے۔

کلر والے Lenses لگانا کیسا؟

سُوال: کیا Colour (رنگ) والے Lenses لڑکا یا لڑکی آنکھوں میں لگا سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اگر شوہر کی خواہش ہو اور بیوی اُس کی دلجوئی کے لئے لگاتی ہو تو ثواب کی حق دار ہو گی، لیکن اگر عَوام کو دعوتِ نظارہ دیتی ہو گی تو گُناہ گار ہو گی۔ ”اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔“[3]

---

1. ...... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی البکاء عند قراءة القرآن، ۲/ ۳۶۴، حدیث: ۲۰۵۴۔
2. ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ، ۱/ ۶، حدیث: ۱۔
3. ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ، ۱/ ۶، حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

اِنسانی چہرے سے ملتی جلتی مچھلی کھانا کیسا؟

سُوال: کیا اِنسانی چہرے سے مِلتی جُلتی مچھلی کھانا حلال ہے؟

جواب: اِس طرح کی مچھلی چائنہ میں دریافت ہوئی ہے جس کا چہرہ واقعی اِنسان سے مِلتا جُلتا ہے۔ ایسی مچھلی بندہ کھائے گا کیا! بلکہ دیکھ کر ڈر جائے گا کہ کہیں یہ مجھے نہ کھا جائے۔ بہر حال! شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر یہ واقعی مچھلی ہے تو اِسے کھانا حلال ہے۔

بیٹی کا نام "مَشْعَل" رکھنا کیسا؟

سُوال: میرے گھر بیٹی کی وِلادت ہوئی ہے، کیا میں اُس کا نام "مَشْعَل" رکھ سکتا ہوں؟ اِس کا معنیٰ بھی بتا دیجئے۔ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: مَشْعَل آگ کی ہوتی ہے اور یہ اچھی چیز ہے، بُری چیز نہیں ہے۔ جیسے "مَشْعَلِ راہ" کہا جاتا ہے، یعنی راستہ دِکھانے والی روشنی۔ "مَشْعَل" نام رکھنا شرعاً جائز ہے، لیکن لڑکیوں کے نام وہ رکھنے چاہئیں جو صحابیات، وَلِیّات اور صالحات یعنی نیک بندیوں کے نام ہوں، ایسے نام باعِثِ بَرَکت ہوتے ہیں۔ مَشْعَل سے آگ بھی تو لگ سکتی ہے، خطرہ موجود ہے۔ اِس لئے وہ نام رکّھیں جس میں خطرہ نہ ہو۔ Peaceful (پُراَمن) نام رکّھیں، سب صحابیات کے نام Peaceful ہیں۔ حُصولِ بَرَکت کی نیّت سے رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ الله بَرَکت بھی مِلے گی۔

آپ کے سِتارے گردِش میں ہیں

سُوال: اگر کسی کے بنے کام بگڑ رہے ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ او بھائی! تیرے سِتارے تو گردِش میں ہیں، کیا ایسا کہنا دُرُست ہے؟ نیز یہ بتا دیجئے کہ کیا سِتارے گردِش میں آتے ہیں؟

جواب: "سِتارہ گردِش میں ہونا" ایک مُحاوَرہ ہے، ورنہ سِتارے تو گردِش ہی میں رہتے ہیں، ٹھہرتے نہیں ہیں۔ یُوں بھی کہا جاتا ہے کہ آپ پر گردِش ہے۔ بعض اَوقات مصیبتوں اور پریشانیوں کا ایک دور چلتا ہے جس میں اِنسان یہ کہنے لگتا ہے کہ "یار پہلے مٹّی میں ہاتھ ڈالتا تھا تو سونا ہو جاتی تھی، اب سونے میں ہاتھ ڈالوں تو مٹّی ہو جاتا ہے۔" ایسی صُورَتِ حال میں یہ مُحاوَرہ بولا جاتا ہے۔ جب خوشحالی ہوتی ہے تو عام طور پر بندہ غفلت کا شِکار ہو جاتا ہے،

www.dawateislami.net

لیکن جب مصیبت کا دور آتا ہے تو اُسے اللہ یاد آجاتا ہے، یُوں مصیبت بہت سے لوگوں کے حق میں نعمت ثابِت ہوتی ہے اور اُن کی زِندَگی میں Turning Point (اِنقِلابی موقع) آجاتا ہے، پھر وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں جُھک جاتے ہیں کہ میرا رب میری مصیبت دُور کر دے گا۔

کیا سِتاروں کا قسمت پر کوئی اَثَر ہوتا ہے؟

سُوال: کیا سِتاروں کا قسمت پر کوئی اَثَر ہوتا ہے؟ (مُفتی صاحب کا سُوال)

جواب: جی نہیں! ایسا سوچنا بھی نہیں چاہیے۔[1] یہ جو Palmist (دَست شَناس) وغیرہ ہوتے ہیں اِن کے دھندے میں کبھی مت پڑنا! پیسے بھی جائیں گے اور آپ توہُّمات کا شِکار بھی ہو جائیں گے۔ بس یہ ذِہن بنالیں کہ جو رب چاہے گا وہی ہو گا۔

صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی ایک سُنّت

سُوال: کیا بلندی پر چڑھتے ہوئے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہنا اور اُترتے وقت ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہنا سُنّت ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ ایک صحابی (حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا قول ہے کہ ''ہم سَفَر کے دوران جب چڑھائی چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے تھے اور جب ڈھلان پر اُترتے تو سُبْحٰنَ اللہ پڑھتے تھے۔''[2] یُوں یہ سُنّتِ صحابہ بنتی ہے۔

---

1 ...... مسلم، کتاب الطبّ، باب تحریم الکھّانة وإتیان الکھّان، ص ۹۴۴، حدیث: ۵۸۱۹۔ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سُوال کیا گیا کہ کواکبِ فلکی (یعنی آسمانی ستاروں) کے اثراتِ سعد و نَحس (یعنی اچھے اور منحوس اثرات) پر عقیدت (یعنی بھروسا) رکھنا کیسا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: مسلمان مُطِیع (یعنی اطاعت گزار مسلمان) پر کوئی چیز نَحس (یعنی منحوس) نہیں اور کافروں کے لئے کچھ سَعد (یعنی اچھا) نہیں، اور مسلمان عاصی (یعنی نافرمانی کرنے والے مسلمان) کے لئے اس کا اسلام سَعد (یعنی نیک بختی) ہے۔ طاعت (یعنی عبادت) بشرطِ قبول سعد (یعنی نیک بختی) ہے۔ مَعْصِیت (یعنی گناہ گاری) بجائے خود نَحس (یعنی منحوس) ہے اگر رحمت و شفاعت اس کی نُحوست سے بچالیں بلکہ نُحوست کو سعادت کر دیں، ''فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ'' (پ۱۹، الفرقان: ۷۰) (ترجمۂ کنزالایمان: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا) بلکہ کبھی گناہ یُوں سعادت ہو جاتا ہے کہ بندہ اُس پر خائف و ترساں و تائب و کوشاں رہتا ہے، وہ دُھل گیا اور بہت سی حَسَنات (یعنی نیکیاں) مِل گئیں، باقی کواکب میں کوئی سعادت و نُحوست نہیں اگر ان کو خود مُؤثِّر (یعنی اثر کرنے والا) جانے شِرک ہے اور ان سے مدد مانگے تو حرام ہے، ورنہ ان کی رعایت ضَرور خلافِ توکُّل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۲۲۳)

2 ...... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب التکبیر إذا علا شرفاً، ۲/ ۳۰۷، حدیث: ۲۹۹۴۔

www.dawateislami.net

نقصان دِہ کھیلوں سے بچّوں کو بچائیں

سُوال: بعض اَوقات بچّے اِس قسم کا کھیل کھیلتے ہیں جس میں سب اپنی چپلیں ایک جگہ جمع کرتے ہیں اور آخر میں ہارنے والے نے ایک خاص جگہ تک بھاگنا ہوتا ہے، اُس کے بھاگنے کے دوران اُس پر تب تک چپلیں ماری جاتی ہیں جب تک وہ اُس جگہ پہنچ نہیں جاتا۔ ایسا کھیل کھیلنا کیسا؟

جواب: ایسے کھیل نہیں کھیلنے چاہئیں جن میں کسی کو ضَرر اور نقصان پہنچنے کا اَندیشہ ہو۔ بغیر شَرط لگائے بھی ایسے کھیلوں سے بچنا ہی چاہیے۔ بچّوں کو ایسے کھیل کھیلنے دیئے جائیں جو اُن کی صحّت کے لئے مفید ہوں اور اُن کھیلوں میں کوئی شرعی رُکاوٹ یا خرابی بھی نہ ہو۔

شادی کے پانچ سال بعد ولیمہ کرنا کیسا؟

سُوال: اگر ولیمہ نہ کیا ہو اور شادی کو پانچ سال گُزر جائیں تو کیا اب بھی ولیمہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: پہلی رات گزارنے کے بعد دو دن کے اَندر اَندر ولیمہ کرنا سُنّت ہے[1] اور سُنّت کی نیّت سے کریں گے تب ہی سُنّت کہلائے گا۔[2] ولیمے کے لئے کارڈ چھاپنا، شامیانے لگانا یا ہال بُک کروانا شَرط نہیں ہے۔ آپ اگر دو، تین یا چار دوستوں کو جمع کر کے دُنیا کی سب سے سادہ غِذا بھی اگر ولیمے کی نیّت سے کھلا دیں گے تو ولیمہ ہو جائے گا۔ البتہ اب پانچ سال کے بعد تو ٹائم ہی نکل گیا، اِس لئے اب ولیمہ نہیں ہو سکتا۔

مسجد میں مچھر مار اِسپرے کروانا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد میں مچھر مار Spray (چھڑکاؤ) یا Coil (مچھر بھگانے والا آتشی مَرغولہ) اِستعمال کر سکتے ہیں؟

(YouTube کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الولیمة، ۲/۳۴۹، حدیث: ۱۰۹۹۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۹۷ مفہوماً۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر اُس میں بدبُو نہ ہو اور کسی کو نقصان بھی نہ پہنچتا ہو تو اِستعمال کر سکتے ہیں۔[1]

محفلِ نعت میں چپّل چوری ہو جائے تو...

سُوال: اگر محفلِ نعت میں چپّل چوری ہو جائے تو کیا کسی کی چپّل پہن کر جا سکتے ہیں؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی نہیں! چاہے محفلِ نعت میں ایسا ہو، مسجد میں ایسا ہو یا ویسے کی دعوت میں ایسا ہو، دوسرے کی چپّل پہن کر نہیں جا سکتے۔ ایسی صُورتِ حال میں صبر کیا جائے۔

کیا بغیر اِجازت چیز استعمال کرنا بھی چوری ہے؟

سُوال: کسی کی چیز بغیر اِجازت اِستعمال کرنا بھی چوری ہے؟(UK کے شہر مانچسٹر سے سُوال)

جواب: یہ چوری کی تعریف میں نہیں آئے گا۔ چوری اِسے کہتے ہیں کہ "کسی نے اپنا مال بحفاظت رکھا ہو اور اُس مال کو کوئی چُھپ کر ناحق لے لے۔"[2] اگر کسی کی چیز اِستعمال کی اور چیز ایسی ہے جو سب اِستعمال کرتے ہیں، کوئی منع نہیں کرتا جیسے بعض لوگ اپنے مکان کے باہر چبوترا بنا لیتے ہیں، اِسی طرح بعض لوگ دَرخت لگا دیتے ہیں، تو اگر کوئی چلتے چلتے چبوترے پر بیٹھ جائے یا دُھوپ ہو اور دَرخت کے سائے میں آجائے تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے، نہ ہی اِجازت لینے کی ضَرورت ہے، کیونکہ اِس میں کوئی نقصان کا پہلو نہیں ہے۔ بعض اَوقات آپس میں ایسے تعلّقات بھی ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے کی چیز اِستعمال کر لیتے اور کھا لیتے ہیں، یہ سب بے تکلّفی کی وجہ سے ہوتا ہے، تو اگر یہ صُورت ہو تب بھی کوئی حَرَج نہیں ہے۔ البتّہ اگر آپ کے اِستعمال سے کسی کی چیز کو نقصان پہنچتا ہو یا اُسے ناگوار گُزرتا ہو تو پھر اُس میں ناجائز کی صُورتیں بنیں گی۔

چوری کیا ہوا مال واپس کرنا ہو گا

سُوال: کیا چوری کا مال واپس کرنا ضَروری ہے؟[3]

---

1 ...... ماچس کی تیلی مسجد میں جلانا جائز نہیں کیونکہ اس کے بارود کی بدبو اُڑتی ہے اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجِب اور خوشبودار بنانا ثواب کا کام ہے لہٰذا اتنی دُور سے جلا کر لایا جائے کہ بارود کی بدبو مسجد میں داخل نہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/۴۲۹، حصہ: ۲ ماخوذاً)

2 ...... دُرِّمختار، کتاب السرقۃ، ٦/۱۳۳۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: چوری کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] جو چور توبہ کرلے اُس کے لئے بھی ضَروری ہے کہ وہ چوری کا مال واپس لوٹائے،[2] جس کا مال تھا وہ اگر معاف کرتا ہے تو معاف ہو جائے گا۔ اگر چور نے اصل مالِک تک مال نہیں پہنچایا، یہاں تک کہ مالِک فوت ہو گیا تو وہ مال مالِک کے وارِثوں کو دینا پڑے گا۔[3] اگر اصل مالِک غائب ہو گیا یا یہ نہیں معلوم کہ کس کا مال چُرایا تھا تو اب وہ مال کسی شَرعی فقیر کو اصل مالک کی طرف سے خیرات میں دینا ہو گا تاکہ اُسے اِس خیرات کا ثواب پہنچے۔[4] اگر کوئی سوچے کہ ''یار! یہ تو بہت مشکل ہے، بہت کچھ چُرایا، سب کھا پی گئے، اب سب کچھ واپس کیسے کروں گا؟'' تو یاد رکھئے کہ سب سے پہلے اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّی توبہ کیجئے اور یہ ذِہن بنائیے کہ جب مال آیا تو خیرات کر دوں گا۔ اللہ پاک مَددگار اور مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے۔ یہ بھی عہد کریں کہ آئندہ چوری نہیں کروں گا، ورنہ اگر آئندہ بھی چوری جاری رکھی تو بوجھ بڑھتا جائے گا۔ یہ نیّت کرلیں کہ جتنا میرے پاس آئے گا میں اُس کو اَدا کرتا رہوں گا۔

گاہک کی بچی ہوئی چیز اُسے واپس کر دینی چاہیے

سُوال: جب گاڑی دُکاندار کو ٹھیک کرنے کے لئے دیتے ہیں تو اُس میں جو پُرانا سامان بچ جاتا ہے وہ رکھ لینا کیسا؟ اِسی طرح کپڑے کے جو Pieces (ٹکڑے) بچ جاتے ہیں درزی وہ رکھ لیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟ (رحیم یار خان سے سُوال)

جواب: ایسے موقع پر عُرف دیکھا جاتا ہے کہ کپڑے کے وہ Pieces جو گاہک نہیں لیتا یا وہ پھینکنے کے ہوتے ہیں، اِسی طرح گاڑی ٹھیک کرنے کے بعد جو چیزیں نکلتی ہیں اُن کے بارے میں اگر گاہک کو بولا جائے تب بھی وہ نہ لے اور پھینکنے کا بولے تو ایسی چیزیں رکھی جا سکتی ہیں۔ البتّہ کوئی مشین ٹھیک کرنے کے بعد جو مشین کے پُرزے جیسے لوہے کے نَٹ وغیرہ نکلتے ہیں وہ ایسے ہی نہیں رکھے جا سکتے، کیونکہ وہ وَزن میں بکتے ہیں۔ اگر کسی نے جان بُوجھ کر کوئی چیز نِکالی اور رکھ لی تو

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/۴۹۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۵۱ ماخوذاً۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۵۱۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۵۱۔

www.dawateislami.net

سیدھی بات ہے کہ اُس نے دھوکہ کیا اور ایسا شخص گُناہ گار ہوگا۔[1] عافیت اِسی میں ہے کہ جو بھی پُرزے وغیرہ نکلیں وہ گاہک کے سامنے رکھ دے، اِسی طرح درزی بچا ہوا کپڑا گاہک کے سامنے رکھ دے، جو مُحتاط اور نیک بندہ ہوگا وہ ایسا کرلے گا۔ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ آپ کسی تھیلی میں گاہک کا بچا ہوا سامان اُس کے حوالے کردیں کہ یہ آپ کا نکلا ہے، کیونکہ کپڑے کے بعض ٹکڑے ایسے ہوتے ہیں جو کام کے ہوتے ہیں۔ اب اگر گاہک کہے کہ ”یہ کیا کچرا ررکھ دیا ہے، مجھے نہیں چاہیے، تم لے لو!“ تو پھر آپ رکھ لیں، ایسا کرنا بہُت مفید ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اُسے اِس انداز سے چیز واپس نہیں کرنی جس سے وہ مُرَوَّتاً لینے سے منع کردے، یا یُوں نہیں کہنا کہ ”میں رکھ لوں؟“ کیونکہ یہ سُوال ہوگا، اِس لئے یہ طریقہ مُناسِب نہیں ہے۔ جس کو خوفِ خُدا ہوتا ہے اُس کے پاس کرنے کے بہت راستے ہوتے ہیں۔ خوفِ خدا راہ نُمائی کرتا ہے۔

کھوپرے کا خالص تیل (حکایت)

ایک دور ایسا تھا کہ ”میں کھوپرے کا تیل بوتلوں میں بھر کر بیچتا تھا، وہ تیل ایسے مُلک سے آتا تھا جہاں کھوپرا بکثرت ہوتا ہے، وہ تیل Pure (خالص) اور Super quality (عُمدہ معیار) کا کہلاتا تھا۔ جس دُکاندار سے میں وہ تیل خریدتا تھا وہ باریش، عاشقِ رسول اور اچھّا آدمی تھا، اُس سے میری دُعا سَلام اچھی ہوگئی تھی۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ ”کیا یہ تیل 100 فیصد خالص ہے؟ اِس میں بِالکُل کچھ نہیں مِلا ہوا؟“ تو اُس نے مجھے ایک تحریر دکھائی جو اُسی تیل کے ساتھ باہر سے آئی تھی، اُس پر لکھا تھا کہ ”اِس میں دو Percent (فیصد) Essence (عَرق) ڈالا گیا ہے تاکہ تیل کی quality (معیار) برقرار رہے۔“ اِس کے بعد جب میں وہ تیل بیچتا تھا تو خریدنے والے کو بتادیتا تھا کہ ”اِس میں اِتنا Essence ڈلا ہوا ہے۔“ مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں خالص بول کر پھنس نہ جاؤں، کیونکہ وہ 100 فیصد خالص نہیں تھا۔“ اگر آپ بھی اِس طرح گاہک کو بتادیں گے تو وہ چیز چھوڑے گا نہیں، بلکہ ایک لینی ہوگی تو دو لے کر جائے گا اور اُس کا دِل آجائے گا کہ ”یار! اِس کا کاروبار کتنا کھرا ہے کہ اِس طرح بول رہا ہے۔“ لوگ سمجھتے ہیں کہ سچ بتانے سے گاہک ٹُوٹ جائیں گے یا سچّائی کا زَمانہ نہیں ہے، حالانکہ یہ اُن کی بھول ہے، سچّائی کا زمانہ کل بھی تھا، آج بھی ہے اور آئندہ

---

1 ...... إحياء العلوم، كتاب ذم الجاه والرياء، بيان حقيقة الرياء وما يراءى به، ۳/۳۶۹۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۸۸۹۔

www.dawateislami.net

بھی رہے گا۔ سچّائی کا زمانہ ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی سچّے ختم ہوتے ہیں۔ اگر ہم سچّے بن جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔ ایسا کاروبار چمکے گا کہ سنبھالا نہیں جائے گا۔

چُغلی سے بچّوں کو کیسے دُور رکھیں؟

سُوال: چُغلی سے بچّوں کو کیسے دُور رکھیں؟

جواب: پہلے تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ چُغلی کسے کہتے ہیں؟ چغلی کی Definition (تعریف) یہ ہے کہ دو بندوں کو لڑانے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچا دینا۔[1] چُغلی کی قرآن اور حدیث دونوں میں مذمّت بیان کی گئی ہے، ایک حدیثِ پاک میں یہاں تک فرمایا گیا کہ چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔[2] چغل خوری بعض لوگوں کی کوالٹی (یعنی خصوصیت) ہوتی ہے کہ جیسے ہی آپ نے کسی کے بارے میں اُسے کچھ کہا تو وہ جا کر اُس کو بول دے گا کہ "پتا چلا! تیرے بارے میں یُوں بول رہا تھا" دُوسرا اُسن کر کہتا ہے کہ "اچھا! یُوں بول رہا تھا؟ اے میں اُس کو جانتا ہوں" وغیرہ۔ اب اُن دونوں میں جنگِ عظیم چھِڑ جاتی ہے۔ چُغل خور بڑا بد بخت اِنسان، محبّتوں کا چور، گُناہ گار اور جہنّم کا حق دار ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں نعرہ بھی لگایا جاتا ہے کہ "محبّتوں کے چور! چغل خور، چغل خور۔" جہاں تک بچّوں کی بات ہے تو اُنہیں نہ چُغلی کا پتا ہوتا ہے اور نہ ہی دو بندوں کو لڑوانے کا Concept (نظریہ) معلوم ہوتا ہے۔ پھر بالفرض اگر یہ ایسا کریں بھی تو انہیں کوئی گُناہ نہیں ملتا۔ البتّہ ایسا کرنے کی اُن کی عادت نکالنی چاہیے۔ بچّوں میں عُموماً شکایت لگانے کی عادت ہوتی ہے، جیسے "بڑے بھائی نے یُوں کیا، چھوٹی بہن نے میرا کھلونا توڑ دیا، اُس نے میری چاکلیٹ چھین لی، اُس نے مجھے مارا" وغیرہ۔ بعض اَوقات یہ باتیں جُھوٹ ہوتی ہیں، اُنہیں چغلی نہیں کہتے، بہر حال! بچّوں کو موقع کی مُناسبَت سے اُن کی نفسیات کے مطابق پیار و محبّت سے سمجھایا جائے۔ اگر کسی بچّے کی شِکایت لگانے کی عادت ہو تو اُسے یُوں سمجھائیں کہ "بیٹا! کوئی بات نہیں، چھوڑو! ایسا نہیں ہے یا ایسا نہیں ہوگا" وغیرہ۔ اِس طرح حکمتِ عَملی سے اُس کو Response (رَدِّ عَمل) نہ

---

[1] ...... عمدۃ القاری، کتاب الوضو، باب من الکبائر أن لا یستتر من بوله، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶۔

[2] ...... مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، ص ۶۵، حدیث: ۲۹۰۔

www.dawateislami.net

دیا جائے، اگر Response دیں گے تو بے چارہ بچّہ بولتا چلا جائے گا اور اپنی غلط عادت میں پکّا ہوتا جائے گا۔

تہجد کی نماز اندھیرے میں پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا تہجد کی نماز اندھیرے میں ہی پڑھ سکتے ہیں؟(YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: تہجد کی نماز کے لئے اندھیرا شَرط نہیں ہے، بلکہ عشا کی نماز کے بعد سونا شَرط ہے، چاہے ایک منٹ کی ہی نیند کیوں نہ ہو۔[1] سخت اندھیرے میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے، کیونکہ کچھ نظر نہ آنے کی وجہ سے ڈرنے کا خطرہ رہے گا۔

بغیر دوپٹّے کے عورت کا نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: عَورت کا بغیر دوپٹّے کے نماز پڑھنا اور ذِکر کرنا کیسا ہے؟(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: عورت کے لئے نماز میں سَر کے بال چُھپانا فَرض ہیں۔[2] اگر پتلا اور باریک دوپٹّا ہے جس سے بال چمک رہے ہیں تب بھی نَماز نہیں ہوگی۔[3] عورت ننگے سَر بھی نَماز نہیں پڑھ سکتی، اُس کی نَماز نہیں ہوگی۔[4] دوپٹّا ہی شَرط نہیں ہے، کوئی بھی ایسا کپڑا جو موٹا ہو اور اُس سے بالوں کی سِیاہی ظاہِر نہ ہو، اوڑھا جاسکتا ہے۔ البتّہ نَماز کے علاوہ اگر ذِکْرُ الله کرنا ہو اور عَورت ایسی جگہ یا کسی بند کمرے میں ہو کہ جہاں کسی نامَحرم کی نَظر پڑنے کا اَندیشہ نہ ہو تو وہ ننگے سَر بھی ذِکْرُ الله کرسکتی ہے، جائز ہے،[5] لیکن پھر بھی اَدَب یہی کہلائے گا کہ سَر ڈھک کر اِہتمام کے ساتھ ذِکْرُ الله کرے۔

بھائی! ہمیں بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھنا

سُوال: کیا اِس طرح کی کوئی حدیث ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا ہو کہ اے عُمر! مجھ محمّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بھی دُعا میں یاد رکھنا؟(اوکاڑہ سے سُوال)

---

1. ...... معجم کبیر، حجّاج بن عمرو بن غزیة الأنصاری، ۳/ ۲۲۵، حدیث: ۳۲۱۶۔
2. ...... درمختار، کتاب الصلاة، ۲/ ۹۵۔
3. ...... فتاویٰ ہندیة، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الاول، ۱/ ۵۸۔
4. ...... فتاویٰ ہندیة، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الاول، ۱/ ۵۸ ماخوذاً۔
5. ...... ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ۲/ ۹۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عُمرے پر جا رہے تھے تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو کچھ اِس طرح فرمایا: ”بھائی! ہمیں بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھنا۔“ حضرتِ سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِس جُملے پر فخر فرمایا کرتے تھے۔ یہ حدیثِ پاک ہے۔[1] مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”فضائلِ دُعا“ میں ایسی بھی ایک رِوایت ہے کہ اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: ”اُس مُنہ سے دُعا مانگو جس سے تُم نے گُناہ نہ کیا ہو۔“[2] یہ ہمارے درس کے لئے ہے، ورنہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تو اللہ کے نبی اور معصوم ہیں، آپ اپنے مُنہ سے گُناہ کر ہی نہیں سکتے۔ زَبان سے کئی گُناہ ہوتے ہیں، جیسے نَعُوْذُ بِاللہ گالی دینا، یہ اِنسان اپنی زبان سے دیتا ہے، اِسی طرح غیبت بھی زَبان سے ہی کرتا ہے۔ بہرحال! اِس میں دوسروں سے دُعا کروانے کی ترغیب ہے کہ دوسرے کی دُعا ہمارے حق میں قبول ہوتی ہے، اِس لئے دوسروں کو دُعا کے لئے کہتے رہنا چاہیے۔ ہم صرف اُسی کو دُعا کا کہتے ہیں جس کے نیک ہونے کی شہرت ہوتی ہے، اِس میں بھی کوئی حَرَج نہیں ہے، لیکن ہم عام لوگوں کو دُعا کا نہیں کہتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینے پاک کے بچّوں سے فرماتے تھے کہ بچّو! دُعا کرو کہ عُمر بخشا جائے۔[3]

حاضری مدینہ کے لئے دُرُود کی کثرت

سُوال: کیا مدینے شریف کی حاضری کا کوئی وظیفہ ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: دُرُود شریف کی کثرت کرتے رہیں اور دُعا مانگتے رہیں۔ ”اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ“ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔[4]

ہر دَرد کی دَوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

---

1 ...... ابو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۲/۱۱۴، حدیث:۱۴۹۷ مفہوماً۔

2 ...... منقول ہے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اس مُنہ کے ساتھ دُعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی الٰہی! وہ مُنہ کہاں سے لاؤں؟ (یہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تواضع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اوروں سے دُعا کرا، کہ ان کے مُنہ سے تو نے گناہ نہ کیا۔ (فضائل دعا، ص ۱۱۱)

3 ...... فضائل دعا، ص ۱۱۲۔

4 ...... مسند أبي يعلى، مسند جابر بن عبد الله، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶۔

www.dawateislami.net

وِلادتِ غوثِ اَعظم کی بشارت

سُوال: کیا غوثِ اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کی وِلادت کی خبر اُن سے پہلے کے بزرگوں نے دی تھی؟

(YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! پیشین گوئیاں جاری تھیں کہ ایک آئیں گے اور اِس طرح اِعلان کریں گے: "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ الله" یعنی میرا یہ قَدَم تمام اولیاءُ اللہ کی گردن پر ہے۔(1)

جو ولی قبل تھے، یا بعد ہوئے، یا ہوں گے
سب اَدَب رکھتے ہیں دِل میں مِرے آقا تیرا (حدائقِ بخشش)

تیری سرکار میں لاتا ہے رَضا اُس کو شفیع

سُوال: یاسیّدی! اِس شعر کی وَضاحت فرما دیجئے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رَضا اُس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: اِس شعر میں اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه عَرض کر رہے ہیں کہ یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! میں آپ کی بارگاہ میں اُس ہستی (یعنی شیخ عبد القادِر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه) کی سِفارش اور وسیلہ پیش کر رہا ہوں جو میرے تو غَوث یعنی فَریاد سُننے والے، ہمدرد اور غَم خوار ہیں، لیکن آپ کے بیٹے ہیں۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے بیٹے کے صَدقے میں میری بگڑی بنا دیجئے۔

گیارہویں حدیث سے ثابت کرو!

سُوال: اگر کوئی کہے کہ گیارہویں حدیث سے ثابت کرو! تو اُسے کیا جواب دیا جائے؟(2)

---

1 ...... بهجة الأسرار، ذکر إخبار المشايخ عنه بذٰلك، ص ۱۴۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: ایسے شخص کو میں بولوں گا کہ اِمامت کی اُجرت حدیث سے ثابت کرو! تقریباً سارے اِمام اُجرت لے رہے ہیں چاہے وہ جشنِ وِلادت یا گیارہویں شریف کو مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں، حالانکہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کب اُجرت لی؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم نے کب اُجرت لی؟ اگرچہ عُلَمانے اِس اُجرت کی اِجازت قرآن وحدیث ہی کے ذَریعے دی ہے، لیکن صراحتاً کہیں موجود ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نبوی شریف کی اِمامت کی تنخواہ لی ہو؟ یا بعد میں صحابۂ کرام نے تنخواہیں لی ہوں؟ تو جب صراحتاً ذِکر نہ ہونے کے باوجود عُلَما کی اِجازت سے ہم نے تنخواہیں لیناشُروع کر دیں تو یہ گیارہویں شریف یا بارہویں شریف کی اِجازت بھی تو عُلَمانے ہی عطا فرمائی ہے اور اَحادیثِ کریمہ ہی کے ذریعے عطا فرمائی ہے کہ اگرچہ اَحادیثِ کریمہ میں صراحتاً گیارہویں شریف کا ذِکر نہیں ہے، کیونکہ گیارہویں والے آقا حضور غوثِ اَعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تو بہت بعد میں تشریف لائے تھے، آپ کا وِصال 561 ہجری کا ہے،[1] نہ آپ نے صحابہ کا زمانہ پایا اور نہ ہی تابعین یا تبعِ تابعین کا زمانہ پایا، لیکن اَحادیثِ کریمہ میں اِیصالِ ثواب کا ذِکر ہے[2] جو جائز ہے[3] اور ہم گیارہویں شریف میں اِیصالِ ثواب ہی کرتے ہیں۔ پھر دِن منانے کی بات کی جائے تو عُلَمائے کِرام آیاتِ کریمہ کے ذریعے اِس کا حوالہ دیتے ہیں کہ فُلاں فُلاں نے دِن منایا۔[4] خُود سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہدائے اُحُد کے مزاروں پر تشریف لے جاتے تھے،[5] یُوں اِن سب چیزوں کا ثُبُوت ہمارے عُلَمائے کِرام پیش کرتے ہیں۔ اِس لئے نہ گیارہویں منانے میں حَرَج ہے اور نہ ہی بارہویں منانے میں حَرَج ہے، نہ اِمام کے تنخواہ لینے میں حَرَج ہے اور نہ ہی مؤذِّن کے تنخواہ لینے میں حَرَج ہے۔ البتّہ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ ”جو اِمام تنخواہ لے رہا ہے

---

1 ...... سیر أعلام النبلاء، الشیخ عبد القادر، ۲۰/۴۵۰۔

2 ...... حضرت سَیِّدُنا سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا تو انھوں نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت میں عرض کی: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سَعد کی ماں کا اِنتقال ہو گیا، کون سا صَدَقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ اُنھوں نے کُنواں کھودا اور کہا کہ یہ سَعد کی ماں کے لئے ہے۔ (أبو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱)

3 ...... بہار شریعت، ۳/۶۴۲، حصہ: ۱۶۔

4 ...... جاء الحق، ص ۲۰۰-۲۰۱۔

5 ...... تفسیر در منثور، پ ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۲۴، ۴/۶۴۰۔

www.dawateislami.net

اُس کو ثَواب نہیں مِلے گا، کیونکہ وہ اپنی اِمامت بیچ چکا۔"[1] ہاں جو اِمام فِیْ سَبِیْلِ اللہ اِمامت کرے گا یا مؤذِّن فِیْ سَبِیْلِ اللہ اَذان دے گا تو اُس کو ڈھیروں ڈھیر ثَواب ملے گا۔ یہی مسئلہ دوسری عِبادات کا بھی ہو گا جن کی اُجرت لینا جائز ہے۔ اب جو لوگ اُجرت لیتے ہیں وہ اگر ضمناً دِل میں دوسری نیّتیں کر کے ثَواب کا راستہ نکالتے ہیں تو وہ الگ بات ہے۔

گیارہویں شریف کے مہینے میں شادی کرنا کیسا؟

سُوال: کیا گیارہویں شریف کے مہینے میں شادی کر سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: لوگ خاص کر بارہویں شریف (رَبِیْعُ الْاَوَّل) اور گیارہویں شریف (رَبِیْعُ الْآخِر) کے مہینوں میں شادیاں کرتے ہیں۔ یہ شادیوں کا سیزن ہوتا ہے۔ اِن دنوں میں شادی ہالوں کا بڑا بُرا حال ہوتا ہے، ہال مہنگے بھی ہو جاتے ہوں گے اور مِلتے بھی نہیں ہوں گے۔ جنہیں ہال چاہیے ہوتا ہو گا وہ مُحرَّم اور صَفَر بلکہ اِس سے بھی پہلے بُک کروا لیتے ہوں گے۔ بہر حال! ہال کا مُعاملہ بے حال ہوتا ہے۔ گیارہویں شریف کے مہینے میں شادی نہ کریں تو پھر کب کریں! یہ بَرَکت والا مہینہ ہے، کیونکہ اِسے ہمارے مُرشد غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے نسبت ہے۔

وِلایت کب اور کیسے ملتی ہے؟

سُوال: وِلایت کب اور کیسے ملتی ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: وِلایت صرف اور صرف اللہ پاک کی عَطا سے ملتی ہے، کوشش اور جِدّ و جُہد سے وِلایت نہیں ملتی کہ اِتنا اِتنا عَمَل یا اِتنی اِتنی عِبادَت کر لو تو وِلایت مِل جائے گی، ایسا نہیں ہے۔ وِلایت وَہْبی یعنی عَطائی ہے، کَسْبی یعنی محنت اور کوشش کے ذَریعے حاصل ہونے والی نہیں ہے۔[2] بس جب اللہ پاک عطا فرمادے۔ ہمارے مُرشِد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مادر زاد یعنی پیدائشی ولی تھے، جب پیدا ہوئے تو آپ کی زَبان پر اللہ اللہ تھا،[3] مُبالغہ کروں تو آج کل 100 سال

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ١٩/ ٥٢١۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢١/ ٦٠٦۔

3 ...... شرح حدائقِ بخشش، ص١٣٩۔

www.dawateislami.net

کے بوڑھے کی زبان پر بھی اللہ اللہ جاری کروانا مشکل ہے۔ یہ میرے مُرشِد کی شان تھی۔

عاجزی کیسے پیدا کی جائے؟

سُوال: عاجزی کیسے پیدا کی جائے اور کیا عاجزی صرف مالداروں کے لئے ہے؟ (تُرکی کے شہر اِستنبول سے سُوال)

جواب: عاجزی سب کے لئے ضَروری ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب ہو، بلکہ فقیر مُتَکَبِّر کی تو کافی مذمّت بھی ہے،[1] یعنی وہ شخص جس کی جیب میں چھوٹی بادام بھی نہ ہو، کنگلا ہو، لیکن تکبُّر کرتا ہو، مالداروں سے اِس لئے نہ مِلتا ہو کہ اُنہیں حقیر سمجھتا ہو کہ "میں تو اِتنی عِبادت کرتا ہوں، مجھے دُنیا سے کوئی محبّت نہیں ہے، اُسے دیکھو! مال بھر کر رکھا ہوا ہے" تو ایسا کرنے والا نَعُوْذُ بِاللہ مغرور و مُتَکَبِّر فقیر ہے اور بہت خسارے میں ہے، کیونکہ تکبُّر حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2] بہر حال! عاجزی اور تواضُع ایک طرح سے تکبُّر کی ضِد ہے۔

اِسی گیارہویں شریف (رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۱ھ۔ دِسمبر 2019) کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے صَفحہ نمبر 6 پر ہے: "**عاجزی کی تعریف:** لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لئے نَرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و اِنکساری کہلاتا ہے۔[3] **عاجزی کے مُتعلّق 5 فرامینِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) عاجزی اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو، اللہ کریم کی بارگاہ میں بڑے مرتبے کے حامل بندے بن جاؤ گے اور تکبُّر سے بھی بَری ہو (یعنی نکل) جاؤ گے۔[4] (2) عِلْم سیکھو، عِلْم کے لئے سکینہ (یعنی اِطمینان) اور وقار سیکھو، اور جس سے عِلْم سیکھو اُس کے لئے تواضُع اور عاجزی بھی کرو۔[5] (3) تم پر لازِم ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور بیشک

---

1. رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ پاک نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ اُن کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (1) بوڑھا زانی۔ (2) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (3) تکبر کرنے والا فقیر۔
(مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان غلظ تحریم إسبال الإزار والمنّ بالعطیة...إلخ، ص ۶۶، حدیث: ۲۹۶)
2. إحیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان المتکبر علیه ودرجاته...إلخ، ۳/۴۲۴۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۱۰۲۱۔
3. فیض القدیر، ۱/۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵۔
4. فردوس الأخبار، باب التاء، ۱/۲۸۹، حدیث: ۲۰۸۳۔
5. معجم أوسط، من اسمه محمد، ۴/۳۴۲، حدیث: ۶۱۸۴۔

www.dawateislami.net

عاجزی کا اصل مقام دِل ہے۔[1] (4) جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضُع اِختیار کرتا ہے اللہ کریم اُسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اُس پر بلندی چاہتا ہے اللہ پاک اُسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔[2] (5) مجلس میں ادنیٰ جگہ پر بیٹھنا بھی اللہ پاک کے لئے عاجزی کرنا ہے۔[3]'' یعنی ایک ہے کہ گاؤ تکیہ لگا کر ٹھاٹھ کے ساتھ سجے سجائے اِسٹیج پر بیٹھنا، اور ایک ہے کہ بالکل جوتوں کے پاس یا کسی گھٹیا جگہ بیٹھ جانا جہاں عام لوگ نہ بیٹھتے ہوں اور یہ کام وہ کرے جو بڑا آدمی ہو، کیونکہ جو عام سا آدمی ہے وہ کیا عاجزی کرے گا! اُسے تو کوئی ویسے ہی اِسٹیج پر نہیں بیٹھنے دے گا، نہ ہی وہ خود سے اِسٹیج پر بیٹھنے کی تمنّا کرے گا، کیونکہ اُسے دھکّا مار کر نیچے بٹھا دیا جائے گا کہ ''او بھائی! اِدھر بیٹھ۔'' بہر حال! حقیر، گھٹیا اور کمتر جگہ پر بیٹھنا بھی عاجزی ہے، لیکن ہم جیسا آدمی جب کہیں جاتا ہے تو سیدھا جا کر سجی سجائی گدّیوں پر بیٹھ جاتا ہے، ہمیں کوئی روک بھی نہیں سکتا، ہمیں شاید یہ خوش فہمی ہے کہ یہ سب ہمارے لئے ہی سجایا گیا ہے، کار کا دروازہ ہم اپنے ہاتھ سے نہیں کھولیں گے، کوئی آئے گا اور اِحترام کے ساتھ کار کا دروازہ کھولے گا، پھر بولے گا کہ آیئے تشریف رکھئے، پھر ہم بیٹھیں گے، اِسی طرح اپنے ہاتھ سے دروازہ بھی نہیں کُھلے گا، ہم لوگوں کی یہ حالت ہے مگر ہم کہتے خود کو ''حقیر فقیر'' ہیں۔ کاش! عاجزی مِل جائے۔ ابھی حدیث سُنی تھی کہ عاجزی دِل میں ہونی چاہیے، ہماری زبانوں پر عاجزی ہے جبکہ دِل میں خار بازی اور پتا نہیں کیا کیا کچرا بھرا ہوا ہے۔ اللہ کریم دِل کی عاجزی نصیب فرمائے۔

اِخلاص کیسے اِختیار کیا جائے؟

سُوال: اِخلاص اِختیار کرنے کے لئے کیا کیا جائے؟ (YouTube کے ذَریعے سُوال)

جواب: اِخلاص اِختیار کرنے کے لئے اِخلاص کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے۔ ''احیاءُ العلوم''[4] میں اِخلاص کا

---

1 ...... معجم کبیر، عروۃ بن رویم اللخمی، ۸/۱۸۶، حدیث: ۷۷۶۸۔

2 ...... معجم أوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۹۰، حدیث: ۷۷۱۱۔

3 ...... معجم کبیر، طلحۃ بن عبید اللہ، ۱/۱۱۴، حدیث: ۲۰۵۔

4 ...... یہ کتاب امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاندار تصنیف ہے جو کہ 5 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں ذِکر واَذکار کے فضائل، حلال وحرام کی تمیز، زَبان اور دل کی مختلف بیماریوں کا عِلاج اور اس کے علاوہ اِخلاص، دُنیا کی مذمّت، توکل، صبر جیسے بڑے دلچسپ مضامین بھی شامل ہیں۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ ''تصنیف وتالیف'' ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ'' نے کیا ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

پورا باب موجود ہے جس میں آیتوں، رِوایتوں اور حکایتوں وغیرہ پر مُشتمل کافی مواد ہے۔[1] جب آپ اُس کا مطالعہ کریں گے تو اِخلاص بڑھے گا۔ ہر مسلمان میں کچھ نہ کچھ اِخلاص ضَرور ہوتا ہے، بلکہ بغیر اِخلاص کے آدمی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا، کیونکہ ہم دل سے اللہ پاک، تمام نبیوں، تمام کتابوں، تمام فرشتوں اور جنّت و دوزخ پر اِیمان لائے ہیں، یہ ہمارا اِخلاص ہی ہے، کیونکہ اگر کوئی دِکھاوے کے لئے بولے کہ ”میں مسلمان ہوں، اللہ پاک کو مانتا ہوں“ لیکن نَعُوْذُبِاللہ دِل سے ایسا نہ مانتا ہو تو وہ پکّا مُنافِق و کافر ہے اور ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔[2] اِس لئے جو بھی مسلمان ہے وہ مُخلِص ہے۔ جہاں تک عَمَل میں اِخلاص کی بات ہے تو اِنسان جو بھی عَمَل کرے وہ اللہ پاک کو راضی کرنے کی نیّت سے کرے اور اُس میں کسی بندے کا دخل نہ ہو یہ اِخلاص کہلاتا ہے۔[3] اِخلاص کی اور بھی بہت ساری تعریفات ہیں۔[4] بعض اَوقات کسی بندے کو راضی کرنے میں بھی اِخلاص کی صُورت بن سکتی ہے، جیسے ماں باپ کو اِس لئے راضی کیا کہ اللہ راضی ہو جائے تو یہ بھی کارِ ثواب اور اِخلاص کی صُورت ہے۔ بندے کے دِل میں اپنی عزّت اور مَقام بنانے کے لئے یا اُس سے مال بٹورنے کے لئے کوئی عِبادت کرے گا، مثلاً قراءت کرے گا یا نعت پڑھے گا، تاکہ دوسرا اِس سے متأثّر ہو کر مال دے، مٹھائی دے، سوٹ پیس اور کھانا وغیرہ دے تو یہ رِیاکاری کہلائے گا جو حَرام کام ہے۔[5]

ایک چُپ ہزار کو ہرائے

سُوال: جب سوشل میڈیا پر مَدَنی مذاکرہ Live (بَراہِ راست) چل رہا ہوتا ہے تو بَعض اوقات کچھ لوگ Message کرتے ہیں کہ ”آپ لوگ بِدعت کیوں کر رہے ہیں؟ یا بِدعت نہیں کرو“ وغیرہ۔ ایسے لوگوں کو پھر ہمارے اِسلامی بھائی یا

---

1. احیاء العلوم (مترجم)، جلد ۵ صفحہ نمبر ۲۵۵ تا ۲۸۶۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۱۸۲، حصّہ:۱۔
3. إحياء العلوم، كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثانی، ۵/۱۰۹۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۲۷۲۔
4. حضرت سیِّدُنا سہل تُستَری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِخلاص یہ ہے کہ بندے کا ٹھہرنا اور حرکت کرنا سب خالصتاً اللہ پاک کے لئے ہو۔ حضرت سیِّدُنا ابو عُثمان نیشاپوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اخلاص یہ ہے کہ فقط خالق کی طرف ہمیشہ متوجّہ رہنے کی وجہ سے مخلوق کو دیکھنا بھول جائے۔ (إحياء العلوم، كتاب النية والإخلاص والصدق، الباب الثانی، ۵/۱۰۹–۱۱۰۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۵/۲۷۱–۲۷۲)
5. الزواجر عن اقتراف الكبائر، الكبيرة الثانية الشرك الأصغر... إلخ، ۱/۸۶۔

www.dawateislami.net

جو اَہلِ محبّت ہیں وہ مَدَنی مُذاکرے کے دوران ہی جوابات بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: ﴿وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ [1] ایسوں کو "جواب نہ دینا" ہی جواب ہے۔ "ایک چُپ ہزار کو ہَرائے۔" یہ لوگ بہت چالاک ہوتے ہیں اور ہمارے بھولے بھالے اِسلامی بھائی سمجھ نہیں پاتے۔ یہ لوگ جو بھی کہیں، جیسے "تم لوگ یہ کرتے ہو، یہ شرک ہے، یہ حَرام ہے، وہ حلال ہے" وغیرہ۔ اُس کی طرف توجّہ بھی نہ دی جائے، بس اپنی بات سُنتے رہیں، نہ اُنہیں کوئی جواب دیں اور نہ ہی بُرا بھلا کہیں، کیونکہ اگلے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ جتنی دیر تک مجھے جوابات دیتے رہیں گے اُتنی دیر مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکتوں اور علمِ دین حاصل کرنے سے مَحروم رہیں گے، اِس لئے اُن کو جواب نہ دینا اُن کی ناک کٹنے کا سبب بنے گا، لیکن میں یہ سب بول ہی سکتا ہوں، لوگوں سے کہاں رہا جاتا ہے، ہو سکتا ہے کہ ابھی بھی کئی میرے چاہنے والے ایسے ہوں جو جواب دینے میں مَصروف ہوں اور میری آواز بھی نہ سُن رہے ہوں۔

نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران کا واقعہ ہے کہ "اِن کے خلاف کسی نے کچھ لکھا، کسی شخصیت نے انہیں بتایا کہ آپ کے بارے میں یُوں یُوں لکھا گیا ہے، یہ بولے: میں نے تو ایسا کچھ پڑھا ہی نہیں، مجھے معلوم بھی نہیں ہے۔ وہ شخصیت بولی: ہیں! آپ کو پتا ہی نہیں ہے؟ کہا: نہیں۔ یہ سُن کر وہ شخصیت زور سے ہنسی اور کہا: اگر اُس لکھنے والے کو یہ بات پتا چل جائے تو اُسے غَش آ جائے، کیونکہ اُس کے لکھنے کا اَصل مَقصد آپ کو چِڑانا تھا اور آپ نے اُسے لِفٹ ہی نہیں کروائی۔" اِسی طرح میرے خلاف بھی کئی کتابیں لکھی گئیں، پوسٹرز لگائے گئے اور بہت کچھ ہوا، مگر میں جواب ہی نہیں دیتا تھا جس کی وجہ سے یہ مشہور ہو گیا تھا کہ "یہ جواب ہی نہیں دیتا" حالانکہ اُنہیں جواب نہ دینا ہی میرا جواب تھا۔ اگر میں اُن لوگوں کا رد لکھنے بیٹھ جاؤں تو بے چارے اِتنے سارے جو آگے پیچھے میرے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اُن کے لئے کیا کماؤں گا؟ جو بال بچّے والا ہو اور اُس کے پانچ دس بچّے ہوں، اُسے کوئی چھیڑے اور وہ جواب دینے بیٹھ جائے تو اُس کے گاہک چلے جائیں گے، اِس لئے وہ کبھی بھی اپنی ذِمّہ داری نہیں چھوڑے گا۔ مجھے جتنا تنگ کیا گیا ہے آپ کو کیا معلوم! لیکن یہ میری

---

[1] ...... پ۱۹، الفرقان: ۶۳۔ ترجمۂ کنزالایمان: اور جب جاہل اُن سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں: بس سَلام۔

www.dawateislami.net

History (تاریخ) اور سیرت کا ایسا عجیب حصّہ رہا ہے کہ ”میں نے کبھی کسی کا رد لکّھا ہی نہیں ہے“ اگر میں سب کو جواب دینے لگ جاتا تو دعوتِ اِسلامی میرے ہاتھ سے نکل جاتی۔ اگر میرے اِس انداز کو دیگر عُلَما حضرات Follow (اختیار) کریں اور اپنی ذات پر ہونے والے اِعتراضات کے جوابات نہ دیں تو اِنْ شَآءَ اللہ یہ بہت آگے نکل جائیں گے اور لیڈر بن جائیں گے۔ بعض اَوقات جواب دینے میں خرابیاں اور دشمنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ آپ کو ایسے کئی لوگ ملیں گے جو میری مُخالَفت کرتے تھے، لیکن آج دعوتِ اسلامی کو دُعائیں دیتے ہوں گے اور اُن کی اولاد ہمارے جامعۃُ المدینہ میں پڑھتی ہوگی۔ مجھے بھی ایسے لوگ ملے ہیں جنہیں پہلے غلط فہمیاں تھیں، لیکن اب بہت مَحبّت کا اِظہار کرتے ہیں۔ میرے خلاف جتنی کتابیں لکھی گئیں میں نے اُن میں سے کوئی ایک کتاب بھی نہیں پڑھی، کسی کا خالی ٹائٹل دیکھ لیا یا اِکّادُکّا ورق گردانی کرلی بس، صحیح بات یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنے پاس ٹائم اور فُرصت ہی نہیں ہے، آپ بھی ایسے بن جائیے! اگر آپ کسی کے بدعت کہنے کا جواب دیں گے تو وہ بولے گا کہ ”تم شرک کرتے ہو“ یُوں وہ آپ کو اور بھڑکائے گا، لیکن اگر آپ جواب نہیں دو گے تو وہ خاموشی سے راستہ بدل جائے گا۔ اللہ اِن لوگوں کو عَقلِ سلیم دے۔ اگر یہ ہمیں سُنیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اِن کے دل میں حق اُترے گا، یہ نہ خود سُنتے ہیں اور نہ ہی سُننے دیتے ہیں۔ کافِروں کا بھی یہ طریقہ تھا کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تبلیغ اور نَماز میں تلاوت و قراءت کے دوران یہ چیختے چِلّاتے تھے، تاکہ مسلمانوں کے کانوں میں آواز نہ جائے اور اُن کی توجّہ ہٹے۔[1] اُن کے نائبین اِس دور میں بھی موجود ہیں، اللہ پاک ہمیں مَدَنی مُذاکرے اور علمِ دین کی بَرکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جب مَدَنی مُذاکرہ ہو تو اُس وقت سارے کام موقوف کرکے یکسوئی کے ساتھ اور سوشل میڈیا کے ذَریعے شریک ہوں تو Chat وغیرہ بند کرکے مَدَنی مُذاکرہ سُنا کریں۔ اِس طرح سُنیں گے تو آپ کو فائِدہ ہوگا، ورنہ غلط فہمیاں ہوجائیں گی کہ ”یہ بولا تھا یا یُوں بولا تھا، پھر آپ اُسی کو آگے بتا بھی رہے ہوں گے کہ یُوں کہا یا یہ کہا“ حالانکہ وہ نہیں کہا ہوگا اور آپ

---

1 ...... صراط الجنان، ۷/ ۳۵۳-۳۵۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

نے غلط بات سمجھ کر آگے بڑھادی ہوگی۔ یُوں ہی کہا "ناں" ہوگا لیکن سُننے میں "ہاں" آیا ہوگا، حَرام کا حَلال اور حلال کا حَرام ہو گیا ہوگا، اِس لئے توجّہ ایک طرف رکّھیں تو اِن خطرات سے بچیں گے اور کوئی طوفان بھی کھڑا نہیں ہوگا، علمِ دین بہت نازُک Topic (موضوع) ہے۔ سوشَل میڈیا کے ذریعے شریک ہونے والے کوئی Comment (تبصرہ) بھی نہ کریں کہ جیسے کوئی بات اچّھی لگی تو مَاشَآءَ الله لکھ دیا، پھر گلاب کا پھول بھیج دیا، اِس کے بعد پُورا گلدستہ آگے بڑھادیا، کیونکہ یُوں بھی آپ کی توجّہ بٹے گی۔ اِسی طرح مَدنی مُذاکَرہ سُننے کے دوران کوئی سُوال بھی نہ بنائیں، اگر کوئی اِشکال ہے یا ذِہن میں سُوال آرہا ہے تو اُسے ذِہن میں رکھ لیں اور بعد میں لکھ لیں، پھر آئندہ مَدَنی مُذاکرے سے پہلے مَدَنی چینل والوں یا سوشَل میڈیا والوں کو بھیج دیں، کیونکہ جتنی دیر بیٹھ کر سُوال لکھیں گے یا بھیجیں گے اُتنی دیر مَدَنی مُذاکَرے سے توجّہ ہٹ جائے گی۔ ویسے بھی یہ ضَروری نہیں ہے کہ آپ جیسے ہی سُوال بھیجیں تو ہاتھوں ہاتھ ہی آپ کو جواب مِل جائے۔ سب کو جواب دیا بھی نہیں جاتا۔ ہزاروں سُوالات آتے ہیں، کس کس کا جواب دیا جائے گا!

عَلّامہ کا لقب کسے دِیا جاتا ہے؟

سُوال: مُحدِّث اور شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن کسے کہتے ہیں؟ نیز عَلّامہ کا لقب کسے دِیا جاتا ہے؟ (YouTube کے ذریعے سُوال)

جواب: مُحدِّث اُسے کہتے ہیں جو حدیث کے عُلُوم جیسے اسماءُ الرِّجال وغیرہ کا ماہِر ہو،[1] جبکہ شَیْخُ الْمُحَدِّثِیْن اُسے کہتے ہیں جو مُحدِّثین کا اُستاد ہو اور اُن کو تربیت دیتا ہو۔ رہی بات کہ عَلّامہ کا لَقَب کسے دیا جاتا ہے؟ تو عَلّامہ "بڑے عالِم" کو کہا جاتا ہے، لیکن ہمارے ہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو عالم کی Definition (تعریف) پر پُورا نہ اُترتا ہو وہ بھی عَلّامہ کہلاتا ہے۔ کئی طُلَبا آپ کو ایسے مِلیں گے جو اپنے نام کے ساتھ عَلّامہ لگا رہے ہوتے ہیں۔ خاص کر ایسا پنجاب میں زیادہ ہوتا ہے، اُنہیں یہ نہیں پتا ہوتا کہ "عالِم کسے کہتے ہیں؟ عَلّامہ کیا ہوتا ہے؟ مُفتی کون ہوتا ہے؟" لیکن پھر اپنے ہاتھ سے خُود کو عَلّامہ

---

1 ...... مُحدِّث سے مراد: وہ شخص جو علمِ حدیث میں رِوایۃً دِرایۃً مشغول ہو اور کثیر رِوایات اور اُن کے راویوں کے حالات پر مطلع ہو۔ (تیسیر مصطلح الحدیث، ص ۱۱)

www.dawateislami.net

لکھ دیتے ہیں۔ اپنا تعارُف کرواتے میں بھی کہہ دیتے ہیں کہ ”میرا نام مُفتی So and So (یہ اور یہ) ہے۔“ پہلے میں کسی کو مُفتی بولنے سے ڈرتا تھا کہ اگر اُنہوں نے عاجزی کرتے ہوئے کہہ دیا کہ ”میں مُفتی نہیں ہوں“ تو کیا ہوگا! لیکن اب تو اپنے مُنہ سے بولنے میں کوئی آسرا نہیں کرتا، اِس لئے میں بھی بول دیتا ہوں۔ بس عجیب دور آگیا ہے۔ بہرحال! ضرورتاً خُود کو مُفتی کہنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، تاکہ لوگ اُس سے رُجوع کریں اور فتویٰ دریافت کریں۔ اِسی طرح کسی نے اپنا عالِم ہونا اِس لئے ظاہِر کیا ہو تاکہ لوگ اُس سے علم حاصل کریں اور مسائل پوچھیں تو ٹھیک ہے۔ مُعاملہ نیّت کا ہے۔ اگر اِس لئے ظاہِر کیا تاکہ لوگ عزّت کریں، واہ واہ کریں، دست بوسی کریں اور نذرانے ملیں تو بندہ پھنس گیا، یہ خطرناک صُورت ہے۔

امیرِ اَہلِ سُنّت سے مُلاقات کا آسان راستہ

سُوال: کیا آپ سے مُلاقات کا کوئی آسان راستہ ہے؟ (YouTube کے ذَریعے سُوال)

جواب: آسان راستہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ پتا نہیں کون سے شہر میں ہیں اور میں بولوں کہ ”میں کل آپ سے ملنے کو تیار ہوں اور آپ کا اِنتِظار کروں گا“ تو یہ آسان نہیں ہو گا۔ آپ 2000 کلومیٹر دور ہوئے تو Flight (پرواز) لینی پڑے گی اور خرچہ بھی ہو جائے گا۔ پہلے سُنتے تھے کہ ”ایک اَنار 100 بیمار“ اب تو یہ بہت پُرانی کہاوت ہو گئی۔ اب تو مجھ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ مُلاقات کرنا چاہتے ہیں، اللہ پاک نے لوگوں کے دِلوں میں محبّت ڈالی ہے، بس یہ اُسی کا کَرَم ہے، اللہ کریم زَوالِ نعمت سے بچائے۔ بہرحال! اب میں ہر کسی سے مِل نہیں سکتا، یہ میرے بس کا روگ نہیں ہے، نہ ہی میں کراچی میں باہَر نکل سکتا ہوں، باہَر مُلک جاتا ہوں تو وہاں ہر فرد مجھے تھوڑی جانتا ہے۔ اِس لئے اب ہم تنظیمی طور پر مختلف مَدَنی پیکیجز (Packages) کا اِعلان کرتے ہیں کہ مثلاً جسے ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرتے ہوئے پُورا سال ہو گیا ہو یا جس نے 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیا ہو تو وہ ٹوکن لے لے اور جب مُلاقات کا سلسلہ ہو تب مُلاقات کر لے۔

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں تو کیا کریں؟	1
کلر والے Lenses لگانا کیسا؟	2
اِنسانی چہرے سے ملتی جلتی مچھلی کھانا کیسا؟	3
بیٹی کا نام ”مشعل“ رکھنا کیسا؟	3
آپ کے سِتارے گردِش میں ہیں	3
کیا سِتاروں کا قسمت پر کوئی اَثر ہوتا ہے؟	4
صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کی ایک سُنّت	4
نقصان دِہ کھیلوں سے بچّوں کو بچائیں	5
شادی کے پانچ سال بعد ولیمہ کرنا کیسا؟	5
مسجد میں مچھر مار اِسپرے کروانا کیسا؟	5
محفلِ نعت میں چپّل چوری ہو جائے تو...	6
کیا بغیر اِجازت چیز اِستعمال کرنا بھی چوری ہے؟	6
چوری کیا ہوا مال واپس کرنا ہو گا	6
گاہک کی بچی ہوئی چیز اُسے واپس کر دینی چاہیے	7
کھوپرے کا خالص تیل (حکایت)	8
چُغلی سے بچّوں کو کیسے دُور رکھیں؟	9
تہجد کی نَماز اندھیرے میں پڑھنا کیسا؟	10
بغیر دوپٹّے کے عورت کا نَماز پڑھنا کیسا؟	10
بھائی! ہمیں بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھنا	10
حاضریٔ مدینہ کے لئے دُرُود کی کثرت	11
وِلادَتِ غوثِ اَعظم کی بشارَت	12
تیری سَرکار میں لاتا ہے رَضا اُس کو شفیع	12
گیارہویں حدیث سے ثابت کرو!	12
گیارہویں شریف کے مہینے میں شادی کرنا کیسا؟	14
وِلایت کب اور کیسے ملتی ہے؟	14
عاجزی کیسے پیدا کی جائے؟	15
اِخلاص کیسے اِختیار کیا جائے؟	16
ایک چُپ ہزار کو ہرائے	17
علّامہ کا لقب کسے دِیا جاتا ہے؟	20
امیرِ اَہلِ سُنّت سے مُلاقات کا آسان راستہ	21

www.dawateislami.net

ماخذ ومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
درمنثور	عبد الرحمن بن ابو بکر، جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابوداود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الأخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند ابویعلی	ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی الموصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار إحیاء التراث العربی
معجم أوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی المصری الشافعی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جاء الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	قادری پبلشرز لاہور ۲۰۰۳ء
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
إحیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
بہجۃ الاسرار	نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
فضائلِ دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیر أعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
تیسیر مصطلح الحدیث	الدکتور محمود الطحان	کراچی
شرح حدائقِ بخشش	مفتی فیض احمد اویسی، متوفی ۱۴۳۱ھ	مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غور وفکر“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net